"میں خود بتاتا ہوں کہ بیت المال سے مجھے کتنا لینا جائز ہے؟ دو جوڑے کپڑے ایک جاڑے کا ایک گرمی کا ایک سواری جس پر حج اور عمرہ ادا کروں اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے اخراجات طعام۔ اس کے بعد میں ایک ادنیٰ مسلمان ہوں، جو اُن کا حال ہے وہی میرا حال ہے"

یہ تو تھی بار مصارف کی تفصیل اب احساس ذمہ داری ملاحظہ ہو کہ اپنے آخری وقت میں بیٹے کو بلایا اور کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جسقدر مسلمانوں کے بیت المال سے اپنے اخراجات کیلئے لیا ہے اس کے بدلے ان کی اتنی خدمت بھی کر سکا ہوں یا نہیں! چھوٹا سا مکان ذاتی ملکیت کا ہے، اُسے فروخت کر کے زرثمن سے بیت المال کا حساب ادا کر دو تا کہ خدا کے حضور میں کم از کم اس ایک بار سے تو سبکدوش ہو جاؤں!!

یہ تھی "خدا کی حکومت" حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان اپنے بنائے ہوئے قوانین و نظریات کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتا ہے مزدور کی حکومت ہو یا سرمایہ داری کی، نوعِ انسانی کیلئے نتیجہ ایک ہے۔ تھوڑے سے وقت کیلئے ایک دھوکا ہوتا ہے جس میں کبھی انسان اپنے آپ کو مبتلا رکھتا ہے کبھی دوسروں کو۔ لیکن اس کی فطرت جس زندگی کی تلاش میں بے قرار ہوتی ہے وہ اسے کبھی نہیں مل سکتی۔ یہ صرف اسوقت مل سکے گی جب مزدور ہو یا سرمایہ دار، سب اپنے آپ کو خدا کے احکام کے تابع کر دینگے۔ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور برضا و رغبت، بخلوص نیت اس کی غلامی کا طوق اپنی گردن میں ڈال لیں گے یہ وہ نظامِ زندگی ہوگا جس میں انسان صحیح معنوں میں آزادی کا سانس لے سکیگا۔ اور یاد رکھئے قرار و ثبات صرف اسی ایک نظام کیلئے ہے۔ انسان کے وضع کردہ نظام کبھی دیرپا نہیں ہو سکتے۔

(طلوعِ اسلام دہلی)

غازی مصطفےٰ کمال علیہ الرحمۃ

(اسد ملتانی)

آہی گیا وقوع میں آخر وہ حادثہ
سُوہانِ روح و قلب تھا جسکا خیال بھی

اسلامیوں کے حق میں قیامت ہے یہ وفات
اسوقت جبکہ اُن میں ہے قحط الرجال بھی

وہ مصطفےٰ کمال کہ جس کے وجود میں
تھی ہیبتِ جلال تو شانِ جمال بھی

وقتِ جہاد غازیٔ باطل شکن بھی تھا
امن و اماں میں قائدِ صاحب کمال بھی

ثابت کیا یہ قوم کو دے کر حیاتِ نو
ہمت کرے کوئی تو ہے ممکن محال بھی

اے غم رسیدہ ملت اسلامیہ! بتا
اب تیرے پاس ہے کوئی اُس کی مثال بھی

مرنے سے اسکے دل ہے سمرنا کا بھی دو نیم
ہے دیدۂ پُر آب درہ دانیال بھی

منحوس تھا ہمارے لئے کسقدر یہ سال
اقبال بھی ہمارا گیا اور کمال بھی

تکیہ جو چاہئے تو اسی ذات پر اسد
جو منبعِ کمال ہے اور لایزال بھی